السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے میڈیکل کالج قاہرہ کے پوسٹ مارٹم والے کمرہ میں مردوں، عورتوں اور بچوں کی کئی لاشیں دیکھی ہیں، تعلیمی مقاصد کےلیے جن کا پوسٹ مارٹم کیا جاتا اور اعضاء کو کاٹا جاتا ہے۔ کیا اس ضرورت کے پیش نظر شرعا پوسٹ مارٹم جائز ہے؟ کیا مرد عورت کا اور عورت مرد کا پوسٹ مارٹم کر سکتی ہے؟ کیا انسانی اعضاء کو کاٹنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت اپنی زندگی میں جب معصوم ہو خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اور خواہ وہ مرد ہو یا عورت تو اس کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں میت سے بدسلوکی اور اس کی بے حرمتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(کسر عظم المیت ککسرۃ حیسا) (سنن ابی داود' الجنائز' باب فی الحفار یجد العظم الخ' ح: 3207)

''مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہے جیسا کہ زندہ کی ہڈی کو توڑنا۔''

ہاں البتہ اگر میت غیر معصوم ہو مثلا مرتد اور حربی وغیرہ تو طبی مصلحت کےلیے اس کے پوسٹ مارٹم میں مجھے کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ98

محدث فتویٰ